روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 27مارچ 2010ء 10ربیع الثانی 1431 ہجری 27/امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 68

دجال کا حلیہ

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن باب ذکرالدجال حدیث نمبر 6590)

اس کی بائیں آنکھ بہت چمکتی ہوئی ہوگی گویا کہ وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔
(کنزالعمال جلد 14 ص 137 خروج الدجال حدیث 38784)

اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہوگا جسے پڑھا ہوا اور ان پڑھ دونوں پڑھ سکیں گے۔ (مسند احمد حدیث نمبر 12674)

دجال کے دونوں کانوں میں سے ہر ایک کی لمبائی تیس ہاتھ ہوگی۔
(کنزالعمال جلد 14 ص 259 کتاب القیامہ من قسم الافعال باب الدجال حدیث 39702)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۷۰۔ نشان۔ مندرجہ البدر نمبر ۲۴ جلد ۲ میں یہ پیشگوئی جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے قبل از وقوع اخبار البدر میں درج ہو چکی ہے اور بعد میں ویسی ہی ظہور میں آئی اور وہ یہ ہے کہ رات کے وقت جو ۲۸ /جون ۱۹۰۳ء کے دن کے بعد کی رات تھی یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا اور ۲۹ /جون ۱۹۰۳ء تھی میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں یا میری جماعت کے لوگوں کی طرف سے کرم الدین پر ہیں اُن کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کے وقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا جو مع اُن معنوں کے جو اخبار البدر میں ساتھ ہی قبل از وقت شائع کی گئی تھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ .... اس کے یہ معنی سمجھائے گئے کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اُس کے ساتھ ہوگا۔ اور اُس کو فتح اور نصرت نصیب کرے گا کہ جو پرہیز گار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے ظلم نہیں کرتے تہمت نہیں لگاتے اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور بنی نوع کے وہ سچے خیر خواہ ہیں ان میں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے طیار رہیں سو انجام یہ ہے کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں جو اِن دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے ان کے لئے ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوں گے .... دیکھو پرچہ اخبار البدر نمبر ۲۴ جلد ۲۔

اس کے بعد وہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے دائر تھے خارج ہو کر وہ سزایاب ہوگیا اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ایسے طور سے پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کی قرار دادہ علامات جو فتح پانے والے کے لئے اس پیشگوئی میں ہیں وہ ہمارے نصیب ہوئیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 379)

یتیم کی کفالت کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت و مالی معاونت کی طرف تمام احباب جماعت کو عموماً و مخیّر حضرات کو خصوصاً یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

”یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنادے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنادے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔“

حضور انور نے یتامیٰ کی مالی معاونت کے بارہ میں فرمایا ”اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔“

حضور انور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں تمام احباب کی خدمت میں عموماً و مخیّر حضرات کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال ونفوس میں غیر معمولی برکت ڈالے اور معاشرے کے اس قابل رحم طبقے کی زیادہ سے زیادہ معالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

2009ء میں محض عقیدہ کی بنیاد پر 11 احمدیوں کو قتل کیا گیا جبکہ 57 احمدیوں کے خلاف مذہب کی بنیاد پر مقدمات قائم کئے گئے ان میں سے 37 احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کے جھوٹے الزام میں مقدمات بنائے گئے

1984ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے جاری ہونے کے بعد سے اب تک 105 معصوم احمدیوں کو محض عقیدہ کے اختلاف پر قتل کیا جاچکا ہے۔ مذہبی بنیادوں پر افراد جماعت کے خلاف 938 مقدمات قائم کئے جاچکے ہیں اور جماعت احمدیہ کو اپنی تقریبات یہاں تک کہ کھیلوں کے پروگرام منعقد کرنے کی بھی اجازت نہیں

2009ء میں بھی اردو پریس کی طرف سے بے بنیاد خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا

دوران سال ایک ہزار ایک صد سولہ (1,116) سے زائد خبریں احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کے طور پر شائع کی گئیں

2009ء کی سالانہ رپورٹ جاری کردی گئی۔۔۔ مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان

ربوہ (**پریس ریلیز**) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اپنی سالانہ رپورٹ پریس کو جاری کرتے ہوئے بتایا کہ 2009ء میں بھی پاکستان میں احمدیوں کو مذہبی بنیادوں پر امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ 2009ء کے دوران 11 احمدیوں کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے خون میں نہلا دیا گیا اور پولیس تاحال ان کے قاتل پکڑنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ اس طرح 1984ء کے بعد سے لے کر اب تک مذہب کے نام پر قتل ہونے والے احمدیوں کی تعداد 105 ہوچکی ہے۔

احمدیوں کے خلاف مخالفین کی طرف سے مقدمات کے قیام کا سلسلہ بھی گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ شدت سے جاری رہا اور 57 احمدیوں کے خلاف مذہبی بنیادوں پر مقدمات درج کئے گئے۔ ان میں سے 37 احمدی وہ ہیں جن پر توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگا کر مقدمات درج کئے گئے۔ ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق 1984ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے جاری ہونے کے بعد سے اب تک احمدیوں کو سیاسی، سماجی اور قانونی طور پر امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔ جو ایک معاشرے کے افراد کے یکساں اور مساوی بنیادی حقوق کی نفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان امتیازی قوانین کے جاری ہونے کے بعد سے 31 دسمبر 2009ء تک 105 احمدی عقیدہ کے اختلاف پر قتل کئے جاچکے ہیں۔ جبکہ 120 احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ 22 عبادت گاہوں کو مسمار کیا گیا جبکہ 28 کو انتظامیہ نے سیل کردیا۔ 14 عبادت گاہوں پر مخالفین نے غیر قانونی طور پر قبضہ کرلیا۔ 28 افراد کی تدفین کے بعد قبر کھود ڈالی گئی اور 47 احمدیوں کی مشترکہ قبرستان میں تدفین نہیں ہونے دی گئی۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق 2009ء کے دوران احمدیوں کو پاکستان میں کسی بھی جگہ عبادت گاہ کی تعمیر کی اجازت نہ دی گئی اور کئی جگہوں پر یہ تعمیر پولیس نے زبردستی رکوائی۔ حالانکہ پاکستان کے قانون کے مطابق ہر شہری آزاد ہے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق عبادت گاہ تعمیر کرے۔ محض مذہبی تعصب کی بناء پر احمدیوں کے کاروبار میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ احمدی سرکاری ملازمین کو مذہبی تعصب کا نشانہ بنایا گیا۔ اسی طرح تعلیمی اداروں میں بھی احمدی طلباء کو مذہبی تعصّبات کا سامنا کرنا پڑا۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق سال 2009ء کے دوران بھی ربوہ میں جہاں 95 فیصد احمدی آباد ہیں احمدیوں کو کسی قسم کے مذہبی اجتماع یا جلسہ کی اجازت نہ دی گئی جبکہ مخالفین کو کھلے عام اجازت دی گئی کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں جلسہ کریں اور ربوہ میں جلوس نکالیں۔ چنانچہ احمدی مخالف تنظیموں نے ربوہ میں آکر تین سے زائد جلسے کئے جن میں احمدی اکابرین کو غلیظ گالیاں دی گئیں۔

اسی طرح احمدیوں کو محض عقیدے کی وجہ سے سیاسی سیٹ اپ سے نکال باہر کیا گیا جس کی وجہ سے احمدی ہر قسم کی سیاسی اور معاشرتی سہولیات سے محروم رہے۔ خصوصاً ربوہ میں جہاں 95 فیصد احمدی آباد ہیں وہاں لوکل انتظامیہ میں احمدیوں کی کوئی نمائندگی نہیں۔ جس کی وجہ سے ربوہ میں کسی قسم کی شہری سہولیات مہیا نہ کی گئیں۔ سڑکیں کھنڈر بن چکی ہیں اور پینے کے پانی کا مسئلہ کئی سالوں سے حل نہیں کیا گیا۔ باوجود اس کے کہ ربوہ سے ایک بھاری تعداد میں پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے مگر شہری بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے پاکستان کے انصاف پسند حلقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت پر زور دیں کہ وہ مذہبی تعصبات کے خاتمے کے لئے مؤثر اقدامات کرے تا کہ پاک وطن میں فرقہ واریت اور تعصب کا خاتمہ ہوسکے اور ہمارا پیارا پاکستان حقیقی ترقی اور امن وسلامتی کی راہوں پر گامزن ہوسکے۔

حضرت اُمِّ عمارہؓ

احد میں خدمتیں جن کی بہت ہی آشکارا تھیں
انہیں میں ایک بی بی حضرت ام عمارہؓ تھیں
نبیؐ کی ذات پر جب جھک پڑے ایمان کے دشمن
ہوئے اس زندگی بخش جہاں کی جان کے دشمن
اسی شمع ہدیٰ پر جب پلٹ کر آ گئی آندھی
تو اس بی بی نے رکھ دی مشک، چادر سے کمر باندھی
تھے اس کے شوہر و فرزند بھی مصروف جاں بازی
رسولؐ اللہ پر قربان تھے اللہ کے غازی
ہوئی یہ شیر زن بھی اب قتال و جنگ میں شامل
سپر بن کر لگی پھرنے بہ گرد ہادی کاملؐ
نظر آئی نئی صورت جو حرزِ جان پیغمبرؐ
کیا یک لخت بڑھ کر حملہ اک بدکیش نے اس پر
نہتی تھی مگر کرنے لگی پیکار دشمن سے
مروڑا اس کا بازو، چھین لی تلوار دشمن سے
اسی شمشیر سے اس نے سر شمشیر زن کاٹا
ہوا اس شیر زن کے خوف سے اعدا میں سناٹا
جدھر بڑھتے ہوئے پاتی تھی یہ محبوب باریؐ کو
پہنچتی تھی وہیں ام عمارہؓ جان نثاری کو
سر و گردن پہ اس بی بی نے تیرہ زخم کھائے تھے
مگر میدان سے اس کے قدم ہٹنے نہ پائے تھے
یہ اٹھی تھی نماز صبح کو تاروں کے سائے میں
نماز ظہر تک قائم تھی تلواروں کے سائے میں
فرشتے دنگ تھے اس تیغِ ایمانی کے جوہر سے
کہ حاضر تھی یہ جان و مال سے فرزند و شوہر سے
یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے
اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

حفیظ جالندھری

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

شادی سے متعلقہ بدرسوم و رواج سے اجتناب کے متعلق سلسلہ احمدیہ کے احکامات

حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر ہر اس چیز سے جو دین میں بدعت پیدا کرتی ہے بچنا ہوگا

(قسط دوم آخر)

حق مہر

اور عورتوں کو ان کے مہر دلی خوشی سے ادا کرو۔

(نساء:5)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ''(مہر) تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں''۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ نمبر 284)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''مہر طرفین کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے''۔

(خطبات محمود جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 1)

نمائش کے لیے زیادہ حق مہر رکھوانا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''مہر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ (دین حق) اس قسم کی نمائش کو جو دھوکہ کا موجب ہو ہرگز جائز نہیں رکھتا پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔''

(خطبات محمود جلد3 صفحہ 29)

پھر فرمایا۔ ''مہر شریعت کے مطابق ضرور رکھو اور اتنا رکھو جو خاوند کو تکلیف میں نہ ڈالے۔''

(خطبات محمود جلد3 صفحہ 302)

''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

''لڑکیوں کے فنکشن ہیں تو لجنہ اماء اللہ کی لڑکیاں کام کریں''۔

(خطبات مسرور جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 88)

نکاح اور بدرسوم

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ

''آتشبازی اور تماشا وغیرہ یہ بالکل منع ہیں کیونکہ اس سے مخلوق کو کوئی فائدہ بجز نقصان کے نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 310)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''نکاح آرام، راحت، سکینت اور تقویٰ اللہ کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے مگر آج کل (۔) نے رسومات اور بدعات سے اسے دکھ کا موجب بنالیا ہے۔......میں چاہتا ہوں کہ احباب جماعت احمدیہ اور ہمت کریں اور اپنے نکاحوں کو رسوم و بدعات سے الگ کر کے بالکل سنت نبوی کے مطابق کریں تا کہ نکاح کی حقیقی غرض قائم ہو۔''

(خطبات محمود جلد3 صفحہ 20)

شادی کارڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

''شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔ یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات Pence میں چھپ جاتا ہے۔ تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔ لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔ صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ تو اس طرح بے شمار جگہیں ہیں جہاں بچت کی جا سکتی ہے۔ اور جن کو اتنی توفیق ہے کہ وہ کہیں کہ ہم بچیوں کی شادیوں میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 334)

مجلس مشاورت 2009ء کی متفرق سفارشات

☆ شادی بیاہ کے موقع پر وقت کی پابندی نہ کرنا عام ہو گیا ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ ہمیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہم اس کے ماننے والے ہیں جس کو کہا گیا تھا کہ تیرا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

☆ دلہن کا بیوٹی پارلر پر تیار ہونا اور اس پر بہت بڑی رقم خرچ کرنا درست نہیں۔ اس رواج کو بھی کم کیا جائے۔ نیز بیوٹی پارلر پر جانے کی وجہ سے دلہن کا وقت پر نہ پہنچنا بھی درست نہیں۔ دلہن کو ہر صورت وقت پر تیار ہونا چاہیے۔

☆ شادی کارڈز پر اسراف نہ کیا جائے۔ افشاں والے اور مہنگے کارڈ سے اجتناب کیا جائے۔

☆ دلہن کے کپڑوں پر بہت زیادہ خرچ کرنا بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ ایسے جوڑے عموماً دوبارہ پہنے بھی نہیں جاتے۔ ایسے کپڑے اگر لجنہ اکٹھے کرے اور انھیں ایسی بچیوں کو تقسیم کر دیا جائے جو استطاعت نہیں رکھتیں تو مناسب ہے۔

☆ مہندی پر لڑکے اور لڑکی کی طرف سے تمام مردوں کا پیلے کپڑے بنوانا بھی رسم ہے۔ اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

☆ بڑے شہروں میں رات کو بارات کا رواج ہے۔ رات گئے تک تقریبات چلتی ہیں۔ اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ پھر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ بہت زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔

☆ بِد، مایوں بٹھانا، لڑکے کو ''گانہ'' باندھنا، برات پر پیسے پھینکنا، سر بالا بنانا، جہیز یا بَری کی نمائش، ہیجڑوں کا نچانا، نوٹوں کے ہار ڈالنا وغیرہ سب رسومات ہیں۔

☆ ہوائی فائرنگ بھی اسراف اور دکھاوے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک بھی ہے۔ اس پر خاص توجہ اور نصیحت کی ضرورت ہے۔

☆ لائٹنگ پر بے جا خرچ کرنا درست نہیں۔ آج کل تو توانائی کے بحران کی وجہ سے حکومتی سطح پر بھی لائٹنگ نہ کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔

(سفارشات شوریٰ 2009ء صفحہ:12 تا 14)

شادی کے موقع پر زیورات وغیرہ پر طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں۔

''اِس زمانہ میں زیادہ تر شادی بیاہ کے موقع پر لوگ اپنی ناک رکھنے کے لیے زیورات وغیرہ پر طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ جو انجام کار اُن کے لیے کسی خوشی کا موجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ انھیں دوسروں سے قرض لینا پڑتا ہے جس کی ادائیگی انھیں مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اگر کسی کے پاس وافر روپیہ موجود ہو تو اُس کے لیے شادی بیاہ پر مناسب حد تک خرچ کرنا منع نہیں لیکن جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں وہ اگر ناک رکھنے کے لیے قرض لے کر روپیہ خرچ کرے گا تو اس کا یہ فعل اسراف میں شامل ہوگا۔'' (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 571)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک کے رہنے والوں کے بعض رسم و رواج ہوتے ہیں اور اُن میں سے ایک قسم جو رسم و رواج کی ہے وہ ان کی شادی بیاہوں کی ہے۔......ہمارے ملکوں میں شادی کے موقعوں پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بے ہودہ اور لغو گندے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدی معاشرہ بہت حد تک ان لغویات اور فضول حرکتوں سے محفوظ ہے لیکن جس تیزی سے دوسروں کی دیکھا دیکھی ہمارے پاکستانی ہندوستانی معاشرہ میں یہ چیزیں راہ پا رہی ہیں۔ دوسرے مذہب والوں کی دیکھا دیکھی جنھوں نے تمام اقدار کو بھلا دیا ہے۔ اور ان کے ہاں تو مذہب کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ شرابیں پی کر خوشی کے موقع پر ناچ گانے ہوتے ہیں، شور شرابے ہوتے ہیں، طوفان بدتمیزی ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس معاشرے کے زیر اثر احمدیوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے بلکہ بعض اِکّا دُکّا شکایات مجھے آتی بھی ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ احمدی نے ان لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور بچنا ہے۔......

اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حَکَم و عدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام بُرائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 685 تا 700)

''بعض لوگ بعض شادی والے گھر جہاں شادیاں ہو رہی ہوں دوسروں کی باتوں میں آکر یا ضد کی وجہ سے یا دکھاوے کی وجہ سے کہ فلاں نے بھی اس طرح گانے گائے تھے، فلاں نے یہ بھی یہی کیا تھا، تو ہم بھی کریں گے اپنی نیکیوں کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے بھی ہر احمدی کو بچنا چاہیے۔ فلاں نے اگر کیا تھا تو اس نے اپنا حساب دینا ہے اور تم نے اپنا حساب دینا ہے۔ اگر دوسرے نے یہ حرکت کی تھی اور پتا نہیں لگا اور نظام کی پکڑ سے بھی بچ گیا تو ضروری نہیں کہ تم بھی بچ جاؤ۔ تو سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سب کام کرنے ہیں یا نیکیاں کرنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہیں۔ وہ تو دیکھ رہا ہے۔ اس لیے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کے لیے ہر اس چیز سے بچنا ہوگا جو دین میں برائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے۔''

(ماہنامہ مصباح جولائی، اگست 2009ء صفحہ 66)

سہرا بندی

''سہرے کا طریق بدعت ہے۔ انسان کو گھوڑا بنانے والی بات ہے۔''

(الفضل 4 رجنوری 1946ء)

شادی میں لڑکیوں کا گانا

لڑکی یا لڑکے والوں کے ہاں جو جوان عورتیں مل کر گھر میں گاتی ہیں وہ کیسا ہے؟

جواب: ''اگر گیت گندے اور ناپاک نہ ہوں تو

کوئی حرج نہیں ۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لے گئے تو لڑکیوں نے مل کر آپ کی تعریف میں گیت گائے تھے ۔ مسجد میں ایک صحابی نے خوش الحانی سے شعر پڑھے تو حضرت عمر نے ان کو منع کیا اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھے ہیں تو آپ نے منع نہیں کیا بلکہ آپ نے ایک بار اس کے شعر سنے تو اس کے لیے رحمۃ اللہ فرمایا اور جس کو آپ یہ فرمایا کرتے تھے وہ شہید ہوجایا کرتا تھا۔ غرض اس طرح پر اگر فسق وفجور کے گیت نہ ہوں تو منع نہیں۔ مگر مردوں کو نہیں چاہیے کہ عورتوں کی ایسی مجلسوں میں بیٹھیں۔ یہ یاد رکھو کہ جہاں ذرہ بھی مظنّہ فسق وفجور کا ہو وہ منع ہے۔

یہ ایسی باتیں ہیں کہ انسان خود ان میں فتویٰ لے سکتا ہے ۔ جو امر تقویٰ اور خدا کی رضا کے خلاف ہے مخلوق کو اس سے کوئی فائدہ نہیں وہ منع ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 311)

دف کے ساتھ اعلان شادی

''دف کے ساتھ شادی کا اعلان کرنا بھی اس لیے ضروری ہے کہ آئندہ اگر جھگڑا ہو تو ایسا اعلان بطور گواہ ہوجاتا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی شخص نسبت اور ناطہ پر شکر وغیرہ اس لیے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکا ہوجاوے تو گناہ نہیں ہے اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد صرف اپنی شہرت اور شیخی ہو تو پھر جائز نہیں۔''

(الحکم 17 اپریل 1903ء صفحہ 2)

شادیوں میں بے جا خرچ اور بھاجی تقسیم کرنا

''ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے ۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلانا اور رنڈی، بھڑوؤں، ڈوم دہاڑیوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔''

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ 145)

تنبول (سلامی/نیوندرا)

کسی نے عرض کیا کہ تنبول کی نسبت حضور کا کیا ارشاد ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی ایک طرح کی امداد ہے''۔ عرض کیا گیا جو تنبول ڈالتے ہیں وہ تو اس نیت سے ڈالتے ہیں کہ ہمیں پانچ کے چھ روپے ملیں۔ اور پھر اس روپیہ کو کنجروں پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا: ''ہمارا جواب تو اصل رسم کی نسبت ہے۔ کہ نفس رسم پر کوئی اعتراض نہیں۔ باقی رہی نیت ۔ سو آپ ہر ایک کی نیت سے کیوں کر آگاہ ہوسکتے ہیں۔ یہ تو کمینہ لوگوں کی باتیں ہیں کہ زیادہ لینے کے ارادے سے دیں۔ یا چھوٹی چھوٹی باتوں کا حساب کریں۔ ایسے شریف آدمی بھی ہیں جو محض بہ تعمیل حکم تعاون وتعلقات محبت تنبول ڈالتے ہیں اور بعض تو واپس لینا بھی نہیں چاہتے۔ بلکہ کسی غریب کی امداد کرتے ہیں۔ غرض سب کا جواب ہے اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ.''

(البدر 17 جنوری 1907ء صفحہ 4)

بدرسوم اختیار کرنے کا بُرا نتیجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''اب جو لوگ خدا اور رسول کے احکام کی اطاعت سے نکل کر طرح طرح کی رسوم میں پھنس گئے ہیں وہ کس قدر بُرا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ بیاہ شادیوں میں اس قدر فضول خرچی کرتے ہیں کہ نہ صرف خود بلکہ جن کی شادی کی جاتی ہے وہ تمام عمر کے لئے قرض کے نیچے دب جاتے ہیں اور اکثر لڑکے لڑکی میں نا اتفاقی ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اس معاملہ میں خاص طور پر احکام شرعی کی پابندی کرے کہ ان کی شادیاں اعلیٰ اور اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوں اور وہ قباحتیں جن سے دوسرے لوگوں کو تکالیف اُٹھانی پڑتی ہیں ان سے بچیں۔''

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 72)

ایسی رسمیں جو لغو میں داخل ہوتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سورۃ الاعراف کی آیت 158 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ

''کوشش یہ کریں کہ اسراف سے کام نہ لیا کریں۔ جائز چیزوں میں بھی حد کے اندر رہیں...... تو بہت سی رسمیں ہیں۔ بہت سے ایسے افعال ہیں جو اسراف کے نتیجہ میں منع کرنے پڑتے ہیں۔ کچھ ایسے افعال ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ وہ اغلال ہیں۔ گردنوں کے طوق ہیں۔ وہ ایسی رسمیں ہیں جو خصوصیت کے ساتھ لغو میں داخل ہوتی ہیں۔ کسی حالت میں بھی پسندیدہ نہیں ہیں۔ عام زندگی کی حالت میں بھی ان سے بچنا چاہئے۔ مثلاً شادی کے وقت ڈھول ڈھمکے، کنچنیوں کو نچانا، ڈوم مراثیوں کو بلوانا، آتش بازیاں چھوڑنا، ایسی نمائش کرنا کہ جس کے نتیجہ میں قوم پر بہت بوجھ پڑتے ہیں۔ ان چیزوں کی نہ کوئی سند ہے نہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مروج تھیں اور نہ ہی حضرت مسیح موعود نے ان کی اجازت فرمائی بلکہ کھلم کھلا منع فرمایا۔ لہٰذا ان چیزوں سے بھی پرہیز لازمی ہے ورنہ یہ گردنوں کا طوق بن جائیں گی۔ مراد یہ ہے کہ یہ رسمیں رفتہ رفتہ قوم پر قابض ہوجاتی ہیں اور ان کی آزادیاں مسخ کر دیتی ہیں وہ رسموں کی غلام ہوجاتی ہیں اور ان سے باہر نہیں آسکتیں۔''

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 633-632)

شادی بیاہ کی رسم دینی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت ﷺ نے ...... یہ نہیں فرمایا کہ ہر ایک، ہر قبیلہ ضرور دف بجایا کرے اور یہ ضروری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اپنے رواج کے مطابق ایسے رواج جو دین میں خرابیاں پیدا کرنے والے نہ ہوں ان کے مطابق خوشی کا اظہار کرلیا کرو یہ ہلکی پھلکی تفریح بھی ہے اور اس کے کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔ لیکن ایسی حرکتیں جن سے شرک پھیلنے کا خطرہ ہو، دین میں بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ ہو اس کی بہرحال اجازت نہیں دی جاسکتی۔ شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دینی ہی ہے جبھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو جس میں دین زیادہ ہو۔ اس لئے یہ کہنا کہ شادی بیاہ صرف خوشی کا اظہار ہے، خوشی ہے اور اپنا ذاتی ہمارا فعل ہے یہ غلط ہے...... اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت ﷺ نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہوکر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ توجہ نہ دلاتے بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ پس (دین حق) نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے ان کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اُٹھانا چاہئے ۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہوجائے۔''

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 3 صفحہ 153-152)

شادی کے موقع پر بعض رسوم کو فرض سمجھ کر ادا کیا جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس یہ (۔) کے لئے ایک فرض ہے کہ اگر کوئی روک نہ ہو، کوئی امر مانع نہ ہو تو ضرور شادی کرے۔ لیکن ان میں بعض رسمیں خاص طور پر پاکستانی اور ہندوستانی معاشرہ میں راہ پا گئی ہیں جن کا (۔) کی تعلیم سے کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

اب بعض رسوم کو ادا کرنے کے لئے اس حد تک خرچ کئے جاتے ہیں کہ جس معاشرہ میں ان رسوم کی ادائیگی بڑی دھوم دھام سے کی جاتی ہے وہاں یہ تصور قائم ہوگیا ہے کہ شاید یہ بھی شادی کے فرائض میں داخل ہے اور اس کے بغیر شادی ہو ہی نہیں سکتی۔

(روزنامہ الفضل 2/مارچ 2010ء)

ہر اس چیز سے بچنا ہوگا جو دین میں بُرائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کے لیے ہر اس چیز سے بچنا ہوگا جو دین میں بُرائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے...... ان میں جہیز ہیں، شادی کے اخراجات ہیں، ولیمے کے اخراجات ہیں، طریقے ہیں اور بعض دوسری رسوم ہیں جو بالکل ہی لغویات اور بوجھ ہیں ۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہیے کہ ہم ایسے دین کو ماننے والے ہیں جو معاشرے کے، قبیلوں کے، خاندان کے رسم ورواج سے جان چھڑانے والا ہے۔ ایسے رسم ورواج جنھوں نے زندگی اجیرن کی ہوئی تھی ۔ نہ کہ ہم دوسرے مذاہب والوں کو دیکھتے ہوئے ان لغویات کو اختیار کرنا شروع کردیں۔''

(مشعل راہ جلد 5 حصہ سوم صفحہ 154-153)

ولیمہ پر بہت بڑی دعوت ضروری نہیں

دوسرے ولیمہ ہے جو اصل حکم ہے کہ اپنے قریبیوں کو بلا کر ان کی دعوت کی جائے۔ اگر دیکھا جائے تو (۔) میں شادی کی دعوت کا یہی ایک حکم ہے۔ لیکن وہ بھی ضروری نہیں کہ بڑے وسیع پیمانے پر ہو۔ حسب توفیق جس کی جتنی توفیق ہے بلا کر کھانا کھلا سکتا ہے۔ (الفضل 2 مارچ 2010ء)

ہمارے تمام فنکشنز میں سادگی نظر آنی چاہیے ۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہے اور وہ وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ پر عمل کرتے ہوئے اپنی تقریبات میں اپنی حیثیت کے مطابق روپیہ خرچ کرے تو اسے دیگر غرباء کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اسراف کے اصول کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ ایک جگہ فرمایا کہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مالی وسعت نہیں دی ان کو یہ نہیں چاہیے کہ امرا کی نقل کرتے ہوئے اپنے اوپر غیر ضروری بوجھ لاد لیں جسے اتارنا مشکل ہو۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بدترین کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں سے چند ایک لوگ ہی بدرسوم میں مبتلا ہیں، تو پھر جماعت میں اتنے وسیع پیمانے پر لٹریچر شائع ہورہا ہے، ہر سطح پر اس موضوع سے متعلق آگاہی کیوں کی جارہی ہے؟ تو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر بیماری شروع میں معمولی ہی ہوتی ہے ۔ عقلمندی اسی میں ہوتی ہے کہ تکلیف کے آغاز میں ہی اس کے متعلق حد درجہ احتیاط برتی جائے اور بروقت علاج سے اپنی جان کو محفوظ بنایا جائے۔ اسی طرح جو باتیں ایمان کو خطرے میں ڈالنے کا موجب ہوتی ہوں ان کو بھی آغاز ہی میں روکنا ایک مومن کا کام ہے۔ اگرچہ ایسے لوگ جماعت میں تھوڑے ہی ہیں کہ جو بدرسوم میں مبتلا ہیں، لیکن اگر جماعت ان کے خلاف مؤثر کارروائی نہ کرے تو آہستہ آہستہ لوگوں کی بڑی تعداد اس مرض میں مبتلا ہوسکتی ہے۔

حل شدہ پرچہ حقیقۃ الوحی

نوٹ: ① حقیقۃ الوحی کا فائنل پرچہ 15 جنوری 2010ء کی الفضل میں شائع ہوا تھا۔احباب کے استفادہ اور دہرائی کیلئے مکمل جوابات کے ساتھ حل شدہ پرچہ الفضل شائع کیا جارہا ہے۔

② اس حل شدہ پرچہ میں حصہ سوم کے سوالوں کا جواب زیادہ تفصیل سے دیا گیا ہے۔اگر کسی سوال کا جواب ایک سے زیادہ جگہ پر بیان ہوا ہے تو سب کو شامل کرلیا گیا ہے۔بعض سوالوں کا جواب شائع کرنا ممکن نہیں احباب اصل کتاب سے ملاحظہ فرمائیں۔

سید محمود احمد

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

حصہ اول

نمبر شمار	سوال	آپشنز	درست نمبر
1	بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ نے کون سا نبی ہونے کا دعویٰ کیا؟ص ۵۲۰	(1) عیسیٰ (2) موسیٰ (3) ابراہیم	2
2	آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کتنے سال قحط پڑا؟ص ۱۲۶	(1) آٹھ (2) نو (3) سات	3
3	حضور پر خون کا مقدمہ کس نے کیا؟ص ۱۹۳	(1) پنڈت لیکھرام (2) ڈاکٹر مارٹن کلارک (3) محمد حسین بٹالوی	2
4	انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کے کس حواری نے آپ کو ۳۰ روپے لے کر گرفتار کرادیا؟ص ۱۰۲	(1) یہودا اسکریوتی (2) لوقا (3) تھوما	1
5	بلعم باعور کی تشبیہ کس کے ساتھ دی گئی؟ص ۱۵۷	(1) بندر (2) گدھا (3) کتا	3
6	دار قطنی میں سورج اور چاند گرہن کی روایت کس سے مروی ہے؟ص ۲۰۲	(1) امام محمد باقر (2) حضرت ابوھریرہؓ (3) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	1
7	سوختنی قربانی کس مذہب کے ماننے والے کرتے ہیں؟ص ۲۰۷	(1) ہندو (2) عیسائی (3) یہود	3
8	حضرت عیسیٰ ہجرت کے بعد کس علاقہ کی طرف گئے؟ص ۲۴۳	(1) چین (2) کشمیر (3) مصر	2
9	خطبہ الہامیہ کب دیا گیا؟ص ۳۷۵	(1) 11 اپریل 1900ء (2) یکم جنوری 1900ء (3) 11 اپریل 1901ء	1
10	کس بزرگ نے حضرت مسیح موعود کے تیرھویں صدی کے اخیر میں آنے کی خبر دی؟ اور نام بھی لکھا ہے؟ص ۳۴۶	(1) نعمت اللہ ولی (2) خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف (3) پیر صاحب العلم	1

حصہ دوم

1۔ حقیقۃ الوحی کی اشاعت کب ہوئی؟ (ٹائٹل)

۱۵ مئی ۱۹۰۷

2۔ علم کی تین اقسام یا روحانی مراتب کی تین حالتیں کون سی ہیں؟ص ۱۰،۲۴

(۱) علم الیقین (۲) عین الیقین (۳) حق الیقین

3۔ سرخی کے چھینٹوں کا نشان کس رفیق حضرت مسیح موعود کی موجودگی میں ظاہر ہوا؟ص ۲۶۷

حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب

4۔ معرفت کاملہ کے حصول کے لئے انسان کو دو قسم کے قویٰ دیئے گئے ہیں۔ان میں سے معقولی قوّتوں اور روحانی قوّتوں کا منبع کون سے قویٰ ہیں؟ص ۸

معقولی قوتوں کا منبع دماغ ہے۔روحانی قوتوں کا منبع دل ہے

5۔ ائمہ تعبیر حضرت عیسی کو خواب میں دیکھنے کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ص ۳۸

ائمہ تعبیر لکھتے ہیں کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کو خواب میں دیکھے وہ کسی بلا سے نجات پا کر کسی اور ملک کی طرف چلا جائے گا اور ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف ہجرت کرے گا۔

6۔ انسان خدا تک پہنچنے کے لئے کن دو چیزوں کا محتاج ہے؟ ص ۶۲

انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے۔اوّل بدی سے پرہیز کرنا۔دوم نیکی کے اعمال کو حاصل کرنا۔

7۔ پہلی کتابوں میں راستبازوں کو خدا کے بیٹے یا ابن اللہ کہنے سے کیا مراد ہے؟ص ۶۵

یہ معنی ہیں کہ اُن کامل راستبازوں کے آئینہ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہوا تھا۔اور ایک شخص کا عکس جو آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے استعارہ کے رنگ میں گویا وہ اس کا بیٹا ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے اور کوئی کدورت اُس میں باقی نہیں رہی تجلّیات الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے تو وہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کے لئے بطور بیٹے کے ہو جاتی ہے۔یہ تمام استعارات محبت کے پیرایہ میں ہیں۔

8۔ حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ کے کسی ایک ایک مشہور مرتد کا نام بتائیں؟ص ۱۶۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرتد: مسیلمہ کذّاب، عبداللہ بن ابی سرح، عبیداللہ بن جحش

حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں مرتد: یہودا اسکریوطی،

9۔ شعر مکمل کریں۔ص ۲۵۹

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے

10۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ...... کی پیشگوئی کے مصداق کون تھے؟ص ۲۷۴

حضرت مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور حضرت شیخ عبدالرحمٰن صاحب

11۔ دو زرد چادروں سے کیا مراد ہے؟ ص ۳۲۰

دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں۔فرمایا: دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے۔

12۔ صلیب کے توڑنے سے کیا مراد ہے؟ص ۳۲۴

اس سے مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود صلیبی عقیدہ کو توڑ دے گا اور بعد اس کے دنیا میں صلیبی عقیدہ کا نشو ونما نہیں ہوگا ایسا ٹوٹے گا کہ پھر قیامت تک اس کا پیوند نہیں ہوگا۔

13۔ امریکہ میں کس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا؟ اور اس کا انجام کیا ہوا؟ص ۴۹۲

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی نے امریکہ میں پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔

14۔ خدا تعالیٰ نے یہ اجتہادی غلطی انبیاء کے لئے کیوں مقرر کر رکھی ہے؟ص ۵۷۳

خدا تعالیٰ نے یہ اجتہادی غلطی انبیاء کے لئے اس واسطے مقرر کر رکھی ہے تا وہ معبود نہ ٹھہرائے جائیں۔

15۔ حجر اسود کی تعبیر کیا ہے؟ص ۶۶۳

عالم اور فقیہ

16۔ کس نبی کی پیشگوئی میں کوئی شرط نہ تھی پھر بھی ان کی قوم توبہ واستغفار کی وجہ سے عذاب سے بچ گئی؟ص ۱۸۲

حضرت یونس علیہ السلام

17۔ مولوی محمد لکھوکے والے نے گرہن کی نسبت اپنی کتاب احوال الآخرت میں کون سا شعر تحریر کیا ہے۔جس میں مسیح موعود کا وقت بتایا گیا ہے۔ص ۲۰۵

تیرھویں چند ستیھویں سورج گرہن ہوسی اُس سالے اندر ماہ رمضانے لِکھیا ہک روایت والے

18۔ کتاب اشارات فریدی کس کے ملفوظات ہیں؟ص ۲۱۵

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب

19۔ حضرت مسیح موعود کی پیدائش کے وقت جو لڑکی توام پیدا ہوئی اس کا نام کیا تھا؟ص ۲۰۹

جنت بی بی

20۔ حدیث لا مھدی الا عیسیٰ کس کتاب میں ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟ص ۲۱۷

ابن ماجہ میں ہے۔اس سے مراد ہے کہ عیسیٰ ہی مہدی ہے اس کے سوا اور کوئی مہدی نہیں۔

حصہ سوم

1: عام لوگوں کو جو خواہ نیک ہوں یا بد ہوں یا صالح ہوں یا فاسق ہوں سچی خوابیں کیوں دکھلائی جاتی ہیں؟ص ۱۰

جواب: ہاں عنایتِ ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد

میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا وہ معلوم کرسکیں کہ اُن کیلئے آگے قدم رکھنے کیلئے ایک راہ کھلی ہے۔لیکن اُن کی خوابوں اور الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے اور نہ ایسے لوگ نفسانی نجاستوں سے پاک ہوتے ہیں اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا اُن پر خدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو کیونکہ اگر وہ سچی خوابوں اور سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعاً محروم ہوں اور اس بارے میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیئے ان کو حاصل نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے اُن کا عذر ہوسکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے تھے کیونکہ اِس کوچہ سے بکلی نا آشنا تھے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے اور اس کے سمجھنے کے لئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا۔پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے اس لئے سنّت اللہ قدیم سے اور جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح ہوں یا فاسق ہوں اور مذہب میں سچے ہوں یا جھوٹا مذہب رکھتے ہوں کسی قدر سچی خوابیں دکھلائی جاتی ہیں یا سچے الہام بھی دیئے جاتے ہیں تا اُن کا قیاس اور گمان جو محض نقل اور سماع سے حاصل ہے علم الیقین تک پہنچ جائے اور تا روحانی ترقی کیلئے اُن کے ہاتھ میں کوئی نمونہ ہو۔

2: ثابت کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کی جنگیں دفاعی تھیں۔ص ۱۱۴، ۱۵۹۔۱۶۰، ۴۶۹

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو جبراً نہیں پھیلایا اور جو تلوار اُٹھائی گئی وہ اِس لئے نہیں تھی کہ دھمکی دے کر اسلام قبول کرایا جائے بلکہ اِس میں دو امر ملحوظ تھے (۱) ایک تو بطور مدافعت یہ لڑائیاں تھیں کیونکہ جبکہ کفار نے حملہ کر کے تلوار کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہا تو بجُز اس کے کیا چارہ تھا کہ اپنی حفاظت کے لئے تلوار اُٹھائی جاتی۔(۲) دوسری قرآن شریف میں ان لڑائیوں سے ایک زمانہ پہلے یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ جو لوگ اس رسول کو نہیں مانتے خدا اُن پر عذاب نازل کرے گا۔چاہے تو آسمان سے اور چاہے تو زمین سے اور چاہے تو بعض کی تلوار کا مزہ بعض کو چکھا دے۔ (ص ۱۵۹۔۱۶۰)

یہ بھی یاد رہے کہ اگرچہ اسلامی لڑائیاں مدافعت کے طور پر تھیں یعنی ابتدا انکی کفار کی طرف سے تھی اور کفارِ عرب اپنے حملوں سے باز نہیں آتے تھے اِس خوف سے کہ مبادا دینِ اسلام جزیرہ عرب میں پھیل جائے اور اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے ساتھ لڑنے کا حکم ہوا تھا۔تا مظلوموں کو اُن فرعونوں کے ہاتھ سے رہائی بخشیں۔(ص ۱۱۴)

اسلام معجزات کا سمندر ہے اس نے کبھی جبر نہیں کیا اور نہ اس کو جبر کی کچھ ضرورت ہے۔

پہلی لڑائیوں کی صرف بنیاد یہ تھی کہ قریش نے مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑے بڑے ظلم کئے اور بہت سے صحابہ قتل کردیئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکال دیا تھا پس وہ اپنی نہایت درجہ کی شرارت اور ظلم کی وجہ سے اس لائق ہو گئے تھے کہ اُن کو ان جرائم کی سزا دی جائے۔پس جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی تھی وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے۔ہاں نہایت درجہ کی رحمت سے ایک رعایت اُن کو دی گئی کہ اگر وہ اسلام لاویں تو اُن کے جرائم بخش دیئے جاویں گے اور یہ جبر نہیں ہے بلکہ ان کی مرضی پر چھوڑا گیا تھا۔اور کون ثابت کرسکتا ہے کہ اُن کے ان جرائم اور شرارتوں سے پہلے اُن پر تلوار اُٹھائی گئی تھی☆ (ص ۴۶۹)

☆ (حاشیہ) تلوار ہرگز نہیں اُٹھائی گئی بلکہ تیرہ[۱۳] برس تک برابر کافروں کے انواع واقسام کے ظلم اور خونریزیوں پر صبر کیا گیا اور بعد اس کے جب وہ لوگ حد سے بڑھ گئے تب ان کے مقابلہ کا اذن دیا گیا پس یہ جنگ صرف دفاعی جنگ اور جرائم پیشہ کو محض سزا دینے کی غرض سے تھی تا زمین خونی مُفسدوں سے پاک کی جائے۔منہ

3 : ثابت کیجئے کہ نجات کے لئے صرف توحید پر ایمان کافی نہیں بلکہ نبی پر ایمان لانا بھی لازمی ہے؟ص ۱۱۲

جواب: ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایسے عقیدہ کی رو سے انبیاء علیہم السلام کا مبعوث ہونا محض بیہودہ اور لغو کام ٹھہرے گا۔کیونکہ جب ایک شخص انبیاء علیہم السلام کا مکذّب اور دشمن ہو کر بھی خدا کو ایک جاننے سے نجات پا سکتا ہے تو پھر اس صورت میں گویا انبیاء صرف عبث طور پر دنیا میں بھیجے گئے۔ورنہ اُن کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا۔

اور اسی پر محکم عقیدہ رکھنے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں دیں۔اور کئی صادق مسلمان جو کفار کے ہاتھ میں عہد نبوی میں گرفتار ہو گئے تھے اُنکو بار بار یہ فہمائش کی گئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہو جاؤ تو تم ہمارے ہاتھ سے رہائی پاؤ گے۔لیکن انہوں نے انکار نہ کیا اور اسی راہ میں جان دی۔

اور اگر خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام نبی یہی سکھلاتے آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک مانو اور ساتھ اس کے ہماری رسالت پر بھی ایمان لاؤ۔

یہ بھی یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اُس کے واحد لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں۔اور اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو صراط مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا اگرچہ زمین و آسمان پر غور کر کے اور اُن کی ترتیب ابلغ اور محکم پر نظر ڈال کر ایک صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان دریافت کرسکتا ہے کہ اِس کارخانہء پُر حکمت کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہئے لیکن اِس فقرہ میں کہ ضرور ہونا چاہئے۔اور اِس فقرہ میں کہ واقعی وہ موجود ہے بہت فرق ہے۔واقعی وجود پر اطلاع دینے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں جنہوں نے ہزارہا نشانوں اور معجزات سے دنیا پر ثابت کر دکھایا کہ وہ ذات جو مخفی در مخفی اور تمام طاقتوں کی جامع ہے درحقیقت موجود ہے۔اور سچ تو یہ ہے کہ اس قدر عقل بھی کہ نظام عالم کو دیکھ کر صانع حقیقی کی ضرورت محسوس ہو۔ یہ مرتبہ عقل بھی نبوت کی شعاعوں سے ہی مستفیض ہے۔اگر ابنیاء علیہم السلام کا وجود نہ ہوتا تو اِس قدر عقل بھی کسی کو حاصل نہ ہوتی۔اِس کی مثال یہ ہے کہ اگرچہ زمین کے نیچے پانی بھی ہے مگر اس پانی کا بقاء اور وجود آسمانی پانی سے وابستہ ہے۔جب کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ آسمان سے پانی نہیں برستا تو زمینی پانی بھی خشک ہو جاتے ہیں۔اور جب آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین میں بھی پانی جوش مارتا ہے۔اِسی طرح انبیاء علیہم السلام کے آنے سے عقلیں تیز ہو جاتی ہیں اور عقل جو زمینی پانی ہے اپنی حالت میں ترقی کرتی ہے۔اور پھر جب ایک مُدّت دراز اِس بات پر گذرتی ہے کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتا تو عقلوں کا زمینی پانی گندہ اور کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دنیا میں بُت پرستی اور شرک اور ہر ایک قسم کی بدی پھیل جاتی ہے۔پس جس طرح آنکھ میں ایک روشنی ہے اور وہ باوجود اس روشنی کے پھر بھی آفتاب کی محتاج ہے اِس طرح دنیا کی عقلیں جو آنکھ سے مشابہ ہیں ہمیشہ آفتابِ نبوت کی محتاج رہتی ہیں اور جبھی کہ وہ آفتاب پوشیدہ ہو جائے اُن میں فی الفور کدورت اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔کیا تم صرف آنکھ سے کچھ دیکھ سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔اِسی طرح تم بغیر نبوت کی روشنی کے بھی کچھ نہیں دیکھ سکتے۔

پس چونکہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے **خدا کا شناخت** کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے اِس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ سے دکھلاتا ہے۔تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔پس جن لوگوں کا وجود ضروری طور پر خدا کے قدیم قانونِ ازلی کے رُو سے خدا شناسی کے لئے ذریعہ مقرر ہو چکا ہے اُن پر ایمان لانا توحید کی ایک جزو ہے اور بجز اس ایمان کے توحید کامل نہیں ہوسکتی۔کیونکہ ممکن نہیں کہ بغیر اُن آسمانی نشانوں اور قدرت نما عجائبات کے جو نبی دکھلاتے ہیں اور معرفت تک پہنچاتے ہیں وہ خالص توحید جو چشمۂ یقین کامل سے پیدا ہوتی ہے میسر آسکے۔وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے اور ہمیشہ سے وہ کنزِ مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔ورنہ وہ توحید جو خدا کے نزدیک توحید کہلاتی ہے جس پر عملی رنگ کامل طور پر چڑھا ہوا ہوتا ہے اُس کا حاصل ہونا بغیر ذریعہ نبی کے جیسا کہ خلاف عقل ہے ویسا ہی خلاف تجارب سالکین ہے۔

بعض نادانوں کو جو یہ وہم گذرتا ہے کہ گویا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔گویا وہ رُوح کو جسم سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں یہ وہم سراسر دلی کوری پر مبنی ہے۔صاف ظاہر ہے کہ جبکہ توحید حقیقی کا وجود ہی نبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور بغیر اس کے ممتنع اور محال ہے تو وہ بغیر نبی پر ایمان لانے کے میسر کیونکر آسکتی ہے۔اور اگر نبی کو جو جڑھ توحید کی ہے ایمان لانے میں علیحدہ کر دیا جائے تو توحید کیونکر قائم رہے گی۔توحید کا موجب اور توحید کا پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ اور توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے اُسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔

4: سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی اور اس کے ظہور کی تفصیل لکھیں۔ص ۲۰۲

جواب: صحیح دار قطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اُس کے دِنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا۔یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔اب تمام انگریزی اور اُردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اِس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ ۱۲ سال کا گذر چکا ہے اِسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔

5: سبز رنگ کے اشتہار میں کیا پیشگوئی تھی اور وہ کس طرح پوری ہوئی؟ص ۲۲۷، ص ۳۷۳۔۳۷۴

جواب: چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے اس لڑکے کے مَرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا اور اُس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا تب میں نے **ایک سبز رنگ اشتہار میں** ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی اور ابھی ستر ۷۰ دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔ص ۲۲۷

ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور اُن کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری

۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔ص۳۷۳۔۳۷۴

6: مسیح موعود کی خاص علامتیں کیا ہیں اور ان سے کیا مراد ہے؟ص۳۲۰

جواب: مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اُترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا (۳) اور نیز یہ کہ کافر اُس کے دم سے مریں گے (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اُس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجّال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا (۶) اور نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اُس کی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجّال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا۔

7: ’’جس پر کوئی کلام نازل ہو جب تک تین علامتیں اس میں نہ پائی جائیں اس کو خدا کا کلام کہنا اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا ہے۔‘‘ وہ تین علامتیں درج کریں۔ص۵۳۵

جواب: اوّل۔ وہ کلام قرآن شریف سے مخالف اور معارض نہ ہو مگر یہ علامت بغیر تیسری علامت کے جو ذیل میں لکھی جائے گی ناقص ہے بلکہ اگر تیسری علامت نہ ہو تو محض اس علامت سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔

دوم۔ وہ کلام ایسے شخص پر نازل ہو جس کا تزکیہ نفس بخوبی ہو چکا ہو اور وہ اُن فانیوں کی جماعت میں داخل ہو جو بکلّی جذبات نفسانیہ سے الگ ہو گئے ہیں اور اُن کے نفس پر ایک ایسی موت وارد ہو گئی ہے جس کے ذریعہ سے وہ خدا سے قریب اور شیطان سے دور جا پڑے ہیں کیونکہ جو شخص جس کے قریب ہے اُسی کی آواز سنتا ہے پس جو شیطان کے قریب ہے وہ شیطان کی آواز سنتا ہے اور جو خدا سے قریب ہے وہ خدا کی آواز سنتا ہے اور انتہائی کوشش انسان کی تزکیۂ نفس ہے اور اُس پر تمام سلوک ختم ہو جاتا ہے اور دوسرے لفظوں میں یہ ایک موت ہے جو تمام اندرونی آلائشوں کو جلا دیتی ہے۔ پھر جب انسان اپنا سلوک ختم کر چکتا ہے تو تصرفات الٰہیہ کی نوبت آتی ہے تب خدا اپنے اس بندہ کو جو سلب جذبات نفسانیہ سے فنا کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ معرفت اور محبت کی زندگی سے دوبارہ زندہ کرتا ہے اور اپنے فوق العادت نشانوں سے عجائبات روحانیہ کی اُس کو سیر کراتا ہے اور محبت ذاتیہ کی وراء الوراء کشش اُس کے دل میں بھر دیتا ہے جس کو دنیا سمجھ نہیں سکتی اِس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اُس کو نئی حیات مل گئی جس کے بعد موت نہیں۔

پس یہ نئی حیات کامل معرفت اور کامل محبت سے ملتی ہے اور کامل معرفت خدا کے فوق العادت نشانوں سے حاصل ہوتی ہے اور جب انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے تب اُس کو خدا کا سچا مکالمہ مخاطبہ نصیب ہوتا ہے۔ مگر یہ علامت بھی بغیر تیسرے درجہ کی علامت کے قابل اطمینان نہیں کیونکہ کامل تزکیہ ایک امر پوشیدہ ہے اس لئے ہر ایک فضول گو ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔

تیسری علامت مُلہم صادق کی یہ ہے کہ جس کلام کو وہ خدا کی طرف منسوب کرتا ہے خدا کے متواتر افعال اُس پر گواہی دیں یعنی اس قدر اس کی تائید میں نشانات ظاہر ہوں کہ عقلِ سلیم اس بات کو ممتنع سمجھے کہ باوجود اس قدر نشانوں کے پھر بھی وہ خدا کا کلام نہیں اور یہ علامت درحقیقت تمام علامتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک کلام جو کسی کی زبان پر جاری ہو یا کسی نے بادّعائے الہام پیش کیا ہو وہ اپنے معنوں کی رو سے قرآن شریف کے بیان سے مخالف نہ ہو بلکہ مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی مفتری کا افترا ہو کیونکہ ایک عقلمند جو مسلمان ہے مگر مفتری ہے ضرور اس بات کا لحاظ رکھ لے گا کہ قرآن شریف کے مخالف کوئی کلام بدعوئ الہام پیش نہ کرے ورنہ خواہ نخواہ لوگوں کے اعتراضات کا نشانہ ہو جائے گا۔ اور نیز یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کلام حدیث النفس ہو یعنی نفس کی طرف سے ایک کلمہ زبان پر جاری ہو جیسے اکثر بچے جو دن کو کتابیں پڑھتے ہیں رات کو بعض اوقات وہی کلمات ان کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔ غرض کسی کلمہ کا جو بدعوئ الہام پیش کیا گیا ہے قرآن شریف سے مطابق ہونا اس بات پر قطعی دلیل نہیں ہے کہ وہ ضرور خدا کا کلام ہے۔ کیا ممکن نہیں کہ ایک کلام اپنے معنوں کی رو سے خدا کے کلام کے مخالف بھی نہ ہو اور پھر وہ کسی مفتری کا افترا بھی ہو کیونکہ ایک مفتری بڑی آسانی سے یہ کارروائی کر سکتا ہے کہ وہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق ایک کلام پیش کرے اور کہے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے اور یا ایسا کلام حدیث النفس ٹھہر سکتا ہے یا شیطانی کلام ہو سکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ماہنامہ خالد کا مورخ احمدیت نمبر

❁ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت ماہنامہ خالد کی خصوصی اشاعت اگست ستمبر 2010ء میں مورخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی سیرت و سوانح پر مشتمل ایک یادگار نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ آپ کے پاس حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے حوالہ سے کوئی بھی یادگار واقعہ ہو تو براہ کرم فوری طور پر ہمیں بھجوا دیں۔ اسی طرح اگر کوئی نادر تصاویر یا تحریرات وغیرہ ہوں تو وہ بھی ضرور عنایت فرما دیں۔ تصاویر شائع ہونے کے بعد شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ براہ کرم جلد از جلد اپنی تحریر یا تصویر ہمیں درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ بیرون ممالک سے احباب ہمیں ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

پتہ: دفتر ماہنامہ خالد۔ ایوان محمود ربوہ پاکستان

editor@monthlykhalid.org

(لقمان احمد کشور مدیر ماہنامہ خالد)

COLIC REMEDY

پیٹ درد، گردہ کا درد، اپنڈکس کا درد اور نفخ شکم کیلئے بفضل خدا نہایت مفید۔ قیمت -/30 روپے

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ 0333-6568240

سانحہ ارتحال

❁ مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ گلشن راوی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ ذکیہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی بنت مکرم محمد صدیق صاحب سابق کارکن وقف جدید مورخہ 18 مارچ 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 19 مارچ 2010ء کو بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم محمد ادریس صاحب شاہد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی عمر 38 سال تھی۔ انہوں نے پسماندگان میں چار چھوٹی بیٹیاں قرۃ العین بعمر 10 سال کلاس ششم واقفۂ نو، ہالہ نصیر بعمر 8 سال کلاس سوئم واقفۂ نو، خنساء نوال بعمر ساڑھے چھ سال کلاس ون یسریٰ نصیر بعمر 5 سال کلاس پریپ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بچیوں، والدین، خاوند اور دیگر اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

☆......☆......☆

ولادت

❁ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نگران تعمیرات وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے مکرم انجینئر محمود منیر اکبر صاحب اور مکرمہ نادیہ خورشید اکبر صاحبہ کو برطانیہ میں 21 مارچ 2010ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام فارس احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب غفاری بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور محترم ڈاکٹر محمد شریف رندھاوا صاحب کی نسل سے اور محترم احمد شریف رندھاوا صاحب لندن کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اعلیٰ استعدادیں نصیب کرے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مفید اور کارآمد وجود بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ پاکستان رینجرز (پنجاب) میں نوجوان درکار ہیں۔ تفصیلات کے لئے روزنامہ پاکستان 14 مارچ 2010ء ملاحظہ کریں۔

❁ Areva کمپنی کو چیف ٹیکنیکل آفیسر، سافٹ ویئر انجینئر، ڈیزائن انجینئر، رول آوٹ مینیجر، پراجیکٹ پلینر و مینیجر، ڈرافٹ مین وغیرہ درکار ہیں۔ درخواستیں 26 مارچ 2010ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔ www.arevw.td.com/careers پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

اردو کا پہلا اخبار

27 مارچ 1822ء کو کلکتہ سے نہری ہرونت نے ہفت روزہ اخبار ’’جام جہاں نما‘‘ جاری کیا۔ اسے اردو صحافت کی تاریخ میں پہلا اخبار ہونے کا امتیاز حاصل ہے۔

’’جام جہاں نما‘‘ کے مدیر منشی سدا سکھ لعل تھے جبکہ اسے شائع کرنے کی ذمہ داری ولیم پکنس پٹیرس اینڈ کمپنی کے سپرد تھی۔ چند ہفتوں بعد ناشرین نے محسوس کر لیا کہ اردو اخبار کی مانگ بہت کم ہے اس لئے وہ اسے فارسی زبان میں شائع کرنے لگے۔ تاہم یہ رسالہ زیادہ عرصہ نہ چل سکا۔

❁ رفحان میز پروڈکٹ کو سینئر مینیجر ہیومن ریسورسز اینڈ ایڈمن، پلانٹ مینیجر، ایڈمن اینڈ سیکیورٹی آفیسر، الیکٹریکل اینڈ انسٹرومنٹ انجینئر، فوڈ ٹیکنالوجسٹ اور ٹیکسٹائل ٹیکنالوجسٹ درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے

www.rafhanmaize.com

❁ پنجاب پروونشل کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ کو چیف فنانشل آفیسر، ہیڈ بزنس ڈیویلپمنٹ ڈویژن اور ہیڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی درکار ہیں۔ 15 روز کے اندر اندر درخواستیں بھجوائی جاسکتی ہیں۔ رابطہ کے لئے کارپوریٹیو بینک ہاؤس شاہراہ قائداعظم 15 سکوائر لاہور۔

❁ ایک سائنسی و تحقیقاتی سرکاری ادارہ کو ٹیکنیشن (CNC Milling) ٹیکنیشن (کارپینٹر) وغیرہ درکار ہیں۔ 28 مارچ تک درخواستیں بھجوائی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: اشتہار نمبر 2 تا 5 کے لئے 21 مارچ 2010ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر صنعت و تجارت)

خبریں

ججز کی تقرری پر حکومت سے اختلاف ہے

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ آئینی اصلاحات کا معاملہ مصالحتوں کا شکار ہو گیا ہے۔ججز کی تقرری پر حکومت سے اتفاق نہیں ہو سکا اور اختلافات سے آئینی اصلاحات کمیٹی کا بل 18ویں ترمیم کا مسودہ اتفاق رائے کے بعد ہی پارلیمنٹ میں پیش کیا جانا چاہئے۔صوبہ سرحد کے نام کی تبدیلی کا معاملہ بھی اتفاق رائے سے حل ہونا چاہئے۔جمہوریت کو کسی سے بھی خطرہ نہیں ہونا چاہئے۔موجودہ حکومت میں گڈ گورننس اور ٹرانسپرنسی نظر نہیں آتی۔سب کے مینڈیٹ کا احترام کرتے ہیں، ہر کوئی ہمارا بھی کرے۔

پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا

26مارچ کو پارلیمنٹ کا ہونے والا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق آئینی اصلاحات کمیٹی مجوزہ آئینی ترمیم کو حتمی شکل دینے کا کام بروقت مکمل نہیں کر سکی اس لئے اسے مزید وقت دینے کے لئے اجلاس ملتوی کیا گیا۔اجلاس کی نئی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔

ن لیگ ساتھ دے یا نہ دے، 18ویں ترمیم ضرور پیش کریں گے

پیپلز پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ مسلم لیگ (ن) 18ویں ترمیم کی منظوری میں ساتھ دے یا نہ دے، یہ ترمیم پارلیمنٹ میں لازمی منظوری کے لئے لے کر آئیں گے، نواز شریف نے جان بوجھ کر ڈیڈ لاک پیدا کیا ہے حالانکہ ججز کی تقرری کے معاملے پر اتفاق رائے ہو چکا ہے جبکہ ملک کی دیگر سیاسی جماعتوں نے بھی مسلم لیگ ن پر کڑی تنقید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ صرف صوبے کے نام کی تبدیلی کو ایشو بنا کر پارلیمانی آئینی کمیٹی کی 9ماہ کی محنت ضائع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ 18ویں ترمیم کو سبوتاژ کرنے کی کوشش ہے۔

اورکزئی ایجنسی، تبلیغی جماعت کے مرکز پر بمباری، 65افراد ہلاک

اورکزئی ایجنسی میں پاک افغان سرحد کے نزدیک ماموزئی کے علاقے میں تبلیغی جماعت کے مرکز پر بمباری کے دوران مشتبہ شدت پسندوں سمیت 65افراد ہلاک ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز نے مرکز پر ہونے والے اجتماع میں طالبان کمانڈرز کی موجودگی کی اطلاع پر کارروائی کی۔

بجلی کی لوڈشیڈنگ کم نہ ہوئی، پانی کی بھی قلت

ربوہ سمیت ملک بھر میں بجلی کی لوڈشیڈنگ میں کمی نہیں ہو سکی، پانی کی قلت میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ربوہ میں بجلی کی آنکھ مچولی کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور تقریباً20 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ نے گھریلو صارفین کے ساتھ ساتھ کاروباری حضرات کو بھی ذہنی اذیت اور ڈپریشن میں مبتلا کر دیا ہے۔مہنگائی کے اس دور میں اعلیٰ حکام سے اپیل ہے کہ اس غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کو ختم کیا جائے تاکہ کاروباری زندگی معمول پر آ سکے اور محنت کار بآسانی اپنے اہل وعیال کیلئے روزی کما سکے۔

یکم اپریل سے گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دی جائیں گی

وفاقی حکومت نے یکم اپریل سے گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کرنے کا اعلان کیا ہے۔سرکاری اعلامیے کے مطابق فیصلے کا مقصد دن کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے توانائی کی بچت کرنا ہے اور 31/اکتوبر سے گھڑیاں دوبارہ پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق کر دی جائیں گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔مارچ	
طلوع فجر	4:37
طلوع آفتاب	6:02
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:26

نمازِ جنازہ

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ محترم چوہدری مظفر خان صاحب باجوہ کوٹ باجوہ (کھوکھر والی) ضلع سیالکوٹ مورخہ 25مارچ 2010ء کو امریکہ میں وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے مورخہ 29مارچ کو دن 11:30 بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔مرحومہ مکرم زندہ محمود باجوہ صاحب اور مکرم نسیم محمود باجوہ صاحب امریکہ کی والدہ ہیں۔

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

www.enlivensolution.com
MOODY INTERNATIONAL UKAS
enliven Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

پریمئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
سٹیٹ بنک لائسنس نمبر 11
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد بااعتماد ادارہ
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
برائے رابطہ: 0333-9794460
0333-8390390
047-6215068

ضرورت ہے
ہمیں اپنے شوروم پر اے سی مکینک کی ضرورت ہے جو انسٹالیشن اور ریپئرنگ کا کام جانتا ہو۔خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ تشریف لائیں۔
الفضل روم کولر گیزر
ایڈریس: فیکٹری 265-16-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون: 042 5114822 5118096

FD-10

Dr. Waqar's HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیو پیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
بیرون ملک مقیم خواتین وحضرات کے لئے مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
جعلی اور ملاوٹ بھری ادویات والی ہومیو پیتھک کلینک سے بہتر ہے کہ ہومیو پیتھک علاج نہ کرائیں
جاپانی ماہرین کی زیرنگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیرنگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار
ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیرنگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹرا ساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model-Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com